✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت احمدیت
وقت5-7منٹ

تیسری شرطِ بیعت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الممتحنہ:13)

کہ اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑلیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُنکی بیعت قبول کر اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

معزز سامعین! خاکسار 2006ء میں جب پاکستان سے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے لندن آیا تو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے انفرادی ملاقات کے لئے مسجد فضل لندن میں پیارے حضور کے دفتر میں حاضر ہوا تو حضور نے دورانِ ملاقات مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا "آپ چونکہ کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ مَیں بھی آپ کو اپنی کتاب تحفۃً دیتا ہوں۔" تب حضور نے شرائط بیعت پر مشتمل خطبات پر کتاب بعنوان "شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں" اپنے دستِ مبارک سے دستخط نقش فرما کر مجھے دی۔ جو آج بھی میری لائبریری کی زینت ہے۔ مَیں نے سوچا کہ مشاہدات کے تحت پہلی 1000 تقاریر کا اختتام انہی 10 شرائط پر 10 تقاریر تیار کر کے کروں جو خلاصہ ہوگا میری 990 تقاریر کا۔ کیونکہ 10 شرائط بیعت نچوڑ ہے اسلامی تعلیمات کا۔ سو آج مَیں اپنی تقریر میں تیسری شرطِ بیعت کو زیر بحث لاؤں گا۔

سامعین! شرائطِ بیعت میں سے تیسری شرطِ بیعت کے الفاظ یہ ہیں:

"یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔"

گویا کہ تیسری شرط بیعت میں ذیل کے چھ امور کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا۔

اوّل۔ بلاناغہ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی

دوم۔ نماز تہجد کی ادائیگی

سوم۔ آنحضورؐ پر درود بھیجنا

چہارم۔ روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا

پنجم۔ استغفار کرنا

ششم۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کا روزانہ ورد کرنا

سامعین! اب ان چھ امور کو نمبر وائز بیان کرتا ہوں۔ پہلے نمبر پر پنج وقتہ نمازوں کا التزام ہے۔ شرطِ بیعت کے اصل الفاظ یہ ہیں کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافقِ حکمِ خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہوں گا۔ اِس حکم میں مرد اور عورتیں یکساں مخاطب ہیں۔ عورتوں کو اپنے مخصوص دنوں میں نماز کی ادائیگی کی چھوٹ ہے۔ جہاں تک بچوں کا تعلق ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ یا بچی کی عمر سات سال ہو جائے تو اُسے نماز کی تاکید کی جائے اور دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز نہ پڑھنے کی صورت میں پھر ہلکی سی سزا بھی دی جانے کا حکم ہے۔ نماز باجماعت مَردوں پر ہر صورت میں فرض ہے۔ سفر میں بھی خواہ قصر کریں۔ جنگ میں بھی خواہ نماز خوف ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57) کہ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ رسولؐ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اِس حکم میں تین امور ہیں اور تینوں کا آپس میں بہت ربط ہے۔ پہلا حکم تو بہت واضح ہے یعنی نماز کو قائم کرو۔ دوسرے میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذکر ہے جس میں ایک تو مال کی زکوٰۃ ہے لیکن جسم کی بھی زکوٰۃ ہوتی ہے جو نماز کی صورت میں ہے اور تیسرے حکم میں رسولؐ کی اطاعت کا حکم ہے۔ رسولِ خدا نماز میں ہمارے لئے نمونہ تھے۔ اطاعتِ رسولؐ میں نماز کی بروقت ادائیگی بھی شامل ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اِن تینوں حکموں کی اطاعت کا نتیجہ اللہ تعالیٰ نے کیا بیان فرمایا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا۔

فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ:15) کہ میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز ترک کرنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ یوں اِس شرط کا تعلق پہلی شرطِ بیعت سے جا ملتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری روز جس کا سب سے پہلے انسان سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نماز پڑھو، نماز پڑھو، کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 829)

پھر فرماتے ہیں کہ:

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی یا رسول اللہؐ! ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب کپڑوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اِس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو! جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 611)

2۔ نماز تہجد کا التزام

سامعین! تیسری شرط میں دوسری بات نماز تہجد کو لازم پکڑنے کے متعلق ہے۔ شرط کے الفاظ یہ ہیں کہ "حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے ... میں مداومت اختیار کرے گا۔"

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل:80)

کہ رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

اب اِس آیت پر غور کریں تو نماز تہجد کی برکات اور پھل کا بڑا واضح اظہار ہے یعنی نماز تہجد تیرے لئے نفل کے طور پر ہو گا کہ ایک زائد چیز انعامات پر مشتمل ہو گی۔ جس طرح کھانے کے بعد سویٹ ڈش بطور انعام کے مل جائے تو کھانے کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔ پھر نماز تہجد کی ادائیگی مومن کو ایک ایسے مقام پر لے جاتی ہے۔ جو بلند ترین مقام "مقامِ محمود" کے نام سے جنت میں موجود ہے۔ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیبوں میں ہو گا۔ گویا نماز تہجد پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور ہمسائیگی بھی ممکن ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"نماز تہجد کا التزام کرو یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے، بُرائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔"

(ترمذی کتاب الدعوات)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد و عورت کے لئے رحم کی دُعا مانگی ہے جو راتوں کو نماز تہجد کے لئے اُٹھتے اور اپنے ساتھی یعنی خاوند، بیوی کو اور بیوی، خاوند کو تہجد کے لئے جگاتی ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 152)

پھر فرماتے ہیں:

"راتوں کو اُٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 28)

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"بہت سارے لوگ دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں۔ خود بھی اِس طریق پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی نازل ہوتے دیکھیں۔"

(شرائط بیعت صفحہ 54)

3۔ آنحضورؐ پر درود بھیجنا

تیسری شرط بیعت میں تیسری پابندی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر فرد جماعت پر لگائی ہے وہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے... میں مداومت اختیار کرے گا۔ مداومت کا لفظ اس شرط میں چار امور کے لئے استعمال ہوا ہے اور وہ یہ ہیں۔ نماز تہجد، درود بھیجنے، گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں۔ مداومت کے معانی ثبات اختیار کرنے، ہمیشگی اختیار کرنے کے ہیں۔ درود کیا ہے؟ درود کا لفظ مذہبِ اسلام میں بانیٔ اسلام سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے ویسے اس کے معانی تعریف کرنے، رحمت چاہنے، استغفار کرنے کے ہیں۔ کسی نے اِس لفظ کی کیا خوب تعریف کی ہے کہ حضرت محمدؐ کو دیکھ کر خدا کو یاد کرنا بھی درود ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا عظیم ہستی ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے بھجوائی کہ آپؐ کی سیرت، اخلاص اور اخلاق دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دل کی گہرائیوں سے درود و سلام بھیجنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اِس درجہ کا عظیم نبی ہے کہ اس کے بلند و عالی شان مرتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کے لئے رحمت کی دُعا کرتے ہیں پس اے مومنو! تم بھی اِس نبیؐ کی تعریف کرنے، اِس پر درود و سلام بھیجنے اور اِس کے لئے رحمت طلب کرنے میں مصروف رہو۔ (الاحزاب:57)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد مرتبہ اپنے پر درود پڑھنے کی مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے اور ساتھ گاہے بگاہے اِس کی برکات کا بھی ذکر فرمایا۔ اُن میں چند ایک مَیں یہاں بیان کر دیتا ہوں تا ہمیں اپنے اوقات کو درود پڑھنے میں مصروف رکھنے کی ترغیب ہو۔ جیسے فرمایا۔

1۔ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر دس گنا رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

2۔ جنت کے مراتب میں ایک مرتبہ وسیلہ ہے جو مجھے ملے گا جو بھی میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

اس لئے اذان سن کر اِس کے الفاظ دہراؤ اور اِس کے بعد دُعا کرو، درود بھیجو اور میرے لئے وسیلہ مانگو۔

3۔ جب مجھ پر کوئی درود بھیجے گا تو فرشتے اُس وقت تک اُس پر درود بھیجیں گے جب تک وہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

4۔ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور آسمان پر درجہ قبولیت نہیں پاتی جب تک مجھ پر درود نہ پڑھ لے۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

5۔ قیامت کے روز لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہو گا جو اُن میں سے سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”درود شریف کے طفیل ... مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔“

(الحکم بتاریخ 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

” انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا یہ کام ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے، اُسے قبول کرے، اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ اِس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور آپؐ کے حکم کی نافرمانی نہ کرو، سب حکموں پر کاربند رہو۔“

(البدر جلد 2 نمبر 14 بتاریخ 24 اپریل 1903 صفحہ 109)

4۔ گناہوں کی معافی اور استغفار میں مداومت اختیار کریں

سامعین! یہ شرط سوم میں بیان چوتھی پابندی ہے جو ایک احمدی کو بیعت کرنے کے بعد کرنا ہوتی ہے۔ استغفار کے معنی اپنی پردہ پوشی چاہنا ہے۔ انسان غلطیوں اور گناہوں کا پُتلا ہے۔ وہ ہر لحہ دانستہ یا نادانستہ کوئی نہ کوئی غلطی کر رہا ہوتا ہے۔ اُس کے بد نتائج سے بچنے کے لئے ہمیں توبہ اور استغفار کرنا سکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی پیارے انداز میں ایک مومن کو الگ سے اور تمام مومنوں کو اکٹھے استغفار کرتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے جیسے اکیلے مومن کو یوں کہا کہ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا (النصر:4) یعنی اُس سے مغفرت مانگ وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور تمام مومنوں کو استغفار کی تلقین یوں فرمائی اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا (نوح:11) یعنی تم سب اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے۔ ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ایسی راہوں سے رزق ملتا ہے جس کا وہ تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے اُن کی کمزوری دور ہو سکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ ہیں کہ گناہگار ہو چکے ہیں تو استغفار اُن کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے، یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے، وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 34)

پھر فرمایا۔

"استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد12 صفحہ 346)

یہ بہت مختصر سا فقرہ ہے لیکن سبق اِس میں بہت بڑا دیا جا رہا ہے کہ ایمان کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے استغفار بطور پانی کے ہے۔ اس لئے ہمیں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24) بکثرت پڑھتے رہنا چاہئے۔

5۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تعریف کرتے رہیں

سامعین! شرطِ سوم میں آخری بات جس کے پابند رہنے کا ایک احمدی کو حکم دیا جا رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرتے رہنا ہے۔ بیعت کے الفاظ پر اگر غور کریں تو یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر عائد کرتے ہیں۔ الفاظ یوں ہیں کہ "دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسان کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائے گا۔" ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اوّل اللہ تعالیٰ سے محبت اور وہ بھی دل سے محبت کرنی ہے۔ دوم۔ اُس اللہ کے احسانوں کو یاد کر کے حمد اور اُس کی تعریف کرنا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کریں تو وہ ناقص رہتا ہے اور ایک روایت میں بے برکت اور بے اثر ہونے کے الفاظ ہیں۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 309)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور احمدی مسلمان بنائے، ہمیں اپنے عہد بیعت پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے والا بنائے۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت کرنے والا بنائے۔ ہم سے کبھی کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت پر کوئی حرف آئے۔ اے اللہ! تو ہماری غلطیوں کو معاف فرما۔ ہماری پردہ پوشی فرما۔ ہمیں ہمیشہ اپنے فرمانبرداروں اور وفاداروں میں لکھ۔ ہمیں ہمارے عہد وفا اور بیعت پر قائم رکھ، ہمیں اپنے پیاروں میں شامل رکھ، ہماری نسلوں کو بھی اس عہد کو نبھانے کی توفیق دے۔ کبھی ہمیں اپنے سے جدا نہ کرنا۔ ہمیں اپنی سچی معرفت عطا کر۔ اے ارحم الراحمین خدا! ہم پر رحم فرما اور ہماری ساری دعائیں قبول فرما۔ ہمیں ان تمام دعاؤں کا وارث بنا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے، اپنی جماعت میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے کیں۔"

(اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ انگلستان مورخہ 27 جولائی 2003ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)